کچھ ہندوستانی چڑیاں

کچھ ہندوستانی چڑیاں

مصف : این۔ این۔ مجمدار

مصور : ایس۔ باسورائے چودھری

پرناب چکرورتی

مترجم : آصف نقوی

چلڈرن بک ٹرسٹ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

بچوں کا ادبی ٹرسٹ

پہلا انگریزی ایڈیشن : 1970

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 1999

تعداد اشاعت : 3000

© چلڈرن بک ٹرسٹ، نئی دہلی

قیمت : 32.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi

گوریّا (Sparrow)

گوریا ایک عام چڑیا ہے جسے انسانوں کے ساتھ رہنا بہت پسند ہے۔ انسانی آبادی بلکہ گھروں میں آپ کو گوریا مزے سے گھومتی پھرتی نظر آجائے گی۔ اور سچ پوچھیے تو گوریاں کبھی کبھی ہمیں کافی پریشان بھی کرتی ہیں۔

گوریاں ہمیشہ جوڑے میں نظر آتی ہیں۔ ان کے بہت سے جوڑے ایک ساتھ پھدکتے پھرتے ہیں۔ بھورے رنگ کی ان چڑیوں کی پیٹھ اور پروں پر ملے جلے کالے اور سفید دھبّے ہوتے ہیں اور سامنے سفید پوٹا ہوتا ہے۔

گوریا اناج، کیڑے مکوڑے اور چھوٹے اور ملائم پودے سب کھالیتی ہے۔ ہمارے تمہارے گھروں میں پکا ہوا کھانا بھی گوریوں کو بہت پسند ہے۔

گوریوں کو جہاں جگہ ملے اپنا گھونسلا بنا لیتی ہیں۔ کھڑکی کے اوپر، پردے کے پیچھے، الماری کے اوپر، چھت کے پنکھے پر، کونے کھدروں، روشندانوں، پرانے سامان کے بیچ میں، ہر جگہ آپ کو گوریا کا گھونسلا نظر آجائے گا۔

مادہ گوریا 3 یا 4 انڈے دیتی ہے اور ایک سال میں کئی بار انڈوں سے بچے نکالتی ہے۔

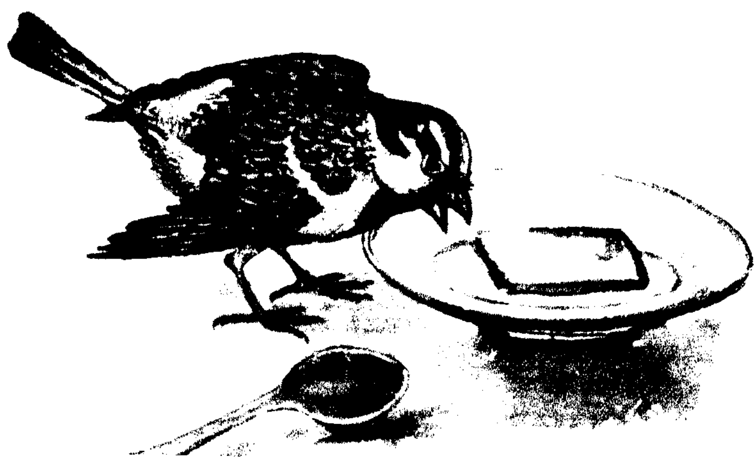

کوا (Crow)

کوا دنیا کے ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔ جہاں کہیں انسان بستے ہیں وہاں آس پاس کوے بھی نظر آجاتے ہیں۔ اسے انسان کا پڑوس پسند ہے۔

کوے دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک گھریلو کوا، دوسرا جنگلی کوا۔ گھریلو کوا کالا تو ہوتا ہے مگر اس کی گردن کا رنگ سرمئی ہوتا ہے۔ جبکہ جنگلی کوا سر سے پیر تک ایک دم کالا ہوتا ہے۔ اس کا جسم بھی گھریلو کوے کے مقابلے میں ذرا بڑا ہوتا ہے۔

کھانے کے نام پر یوں تو یہ تقریباً سب کچھ کھالیتا ہے مگر جو کچھ ہم آپ کھاتے ہیں وہ اسے بہت پسند آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوے دن بھر انسانی بستیوں کے آس پاس منڈلاتے نظر آتے ہیں۔

رات گذارنے کے لئے کوے کسی الگ تھلگ پیڑ پر جمع ہوجاتے ہیں مگر صبح ہوتے ہی وہیں کائیں کائیں کرتے نظر آئیں گے جہاں پچھلے دن تھے۔

کوا ایک سمجھدار چوکس بلکہ کافی چالاک پرندہ ہے۔ ہمارے تمہارے گھروں سے کھانے پینے اور کچھ چمکدار چیزوں کو موقع پاتے ہی اٹھالیجانے میں کوے کو بہت مزہ آتا ہے۔ اب چاہے وہ کوئی زیور ہی کیوں نہ ہو۔ بچے کا کھلونا ہو، چمچہ ہو یا صابن کی ٹکیہ۔۔۔ لیکن جیسے ہی اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ کھانے کی چیز نہیں ہے وہ اسے چھوڑ دیتا ہے۔ کوا ہر طرح کے خطرے کو بہت جلدی بھانپ لیتا ہے اور کائیں کائیں کرکے دوسرے کوں کو بھی چوکنا کردیتا ہے۔

کسی اونچے پیڑ کی دو شاخوں کے بیچ میں کوا اپنا گھونسلا تنکوں، چھوٹی چھوٹی شاخوں، پروں اور طرح طرح کی دھجیوں سے بناتا ہے۔ کبھی کبھی تو تار بھی گھونسلہ بنانے میں استعمال کرلیتا ہے۔ اس کا گھونسلا باہر سے تو اُوبڑکھابڑ نظر آتا ہے مگر اندر سے آرام دہ اور صاف ستھرا ہوتا ہے۔

مادہ کوی تین سے پانچ انڈے دیتی ہے۔ انڈوں کا رنگ کچھ نیلاہٹ لیے ہرا ہوتا ہے جس پر بھورے رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ نر اور مادہ دونوں باری باری انڈوں کو سیتے ہیں اور بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

مینا (Myna)

مینا کو بھی انسانوں کے ساتھ رہنا پسند ہے۔ یہ گہرے کتھئی رنگ کی ہوتی ہے۔ اور اس کے پروں پر ایک لمبا سفید نشان صاف نظر آتا ہے۔ مینا کی چونچ شوخ پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ اور آنکھ کے چاروں طرف بھی پیلے رنگ کا ایک گولا ہوتا ہے۔

مینا پھل، اناج، کیڑے مکوڑے اور گھروں کا بچا کھچا کھانا سب کچھ کھا لیتی ہے۔ مینا جانوروں کے جسم سے کیڑے نکال کر بھی کھالیتی ہے۔ کھیتوں میں ہل چلتے وقت بھی یہ نظر آتی ہے، کیونکہ ہل سے کھدتی ہوئی مٹی سے جو کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں انھیں کھانا بھی اسے بہت پسند ہے۔

مینا اپنا گھونسلا مکانوں کی دیواروں یا پرانے درختوں کے کھوکھلے تنوں میں تنکوں، سوکھی جڑوں، ردّی کاغذ، دھجیوں اور روئی وغیرہ سے بناتی ہے۔ مادہ مینا ایک بار میں چمکدار نیلے رنگ کے چار یا پانچ انڈے دیتی ہے۔ اور نر اور مادہ دونوں مل کر انڈے سیتے ہیں اور بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ مینا کے بچوں کو پکڑ کر اکثر لوگ پال بھی لیتے ہیں کیونکہ توتے کی طرح مینا بھی رٹو ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ وہ انسانی آوازوں کی نقل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

پہاڑی مینا (Hill Myna)

پہاڑی مینا یوں تو عام مینا جیسی ہی ہوتی ہے مگر زرا بڑی اور زیادہ گہرے رنگ کی۔ اس کے علاوہ اس کے سر پر دونوں طرف چمکیلے پیلے رنگ کے کھال کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں۔

پہاڑوں میں رہنے والی یہ مینا اپنا گھونسلا پیڑ کے کھوکھلے تنوں میں بناتی ہے۔ یہ کیڑے مکوڑے اور چھوٹے چھوٹے پھل تو کھاتی ہی ہے اس کے علاوہ پھولوں کا رس بھی اس کو کافی پسند ہے۔

پہاڑی مینا بھی آسانی سے پالی جاسکتی ہے۔ یہ عام مینا سے زیادہ اچھی طرح انسان کی آواز کی نقل کرسکتی ہے۔

جنگلی کبوتر

(Blue Rock Pigeon)

جنگلی کبوتر کھنڈروں اور اونچی شہری عمارتوں کے آس پاس اڑتے نظر آتے ہیں۔ جنگلی کبوتر کا رنگ سرمئی اور کچھ اوداسا ہوتا ہے اور اُس کی گردن پر اودے اور ہرے رنگ کے چھلے کا سا نشان ہوتا ہے۔ پروں اور دم پر بھی دوگہرے رنگ کے نشان ہوتے ہیں۔

یہ کبوتر اناج اور چھوٹے چھوٹے سوکھے پھل کھاتے ہیں اور اس لئے عام طور پر وہیں نظر بھی آتے ہیں جہاں یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ یہ اپنا گھونسلا کھنڈروں، اونچی عمارتوں اور چٹانوں میں گھاس پھونس، سوکھی ٹہنیوں اور کوڑے کباڑ سے بناتے ہیں۔

مادہ کبوتری دو سفید انڈے دیتی ہے اور نر اور مادہ دونوں انڈے سیتے اور بچوں کی دیکھ بھال بھی مل کر کرتے ہیں۔

کبوتر دوسرے پرندوں سے خاص طور پر اس وجہ سے مختلف ہے کہ کبوتری اپنے گلے میں موجود ایک تھیلی سے دودھ جیسی چیز اپنے بچوں کے منہ میں ڈالتی ہے۔

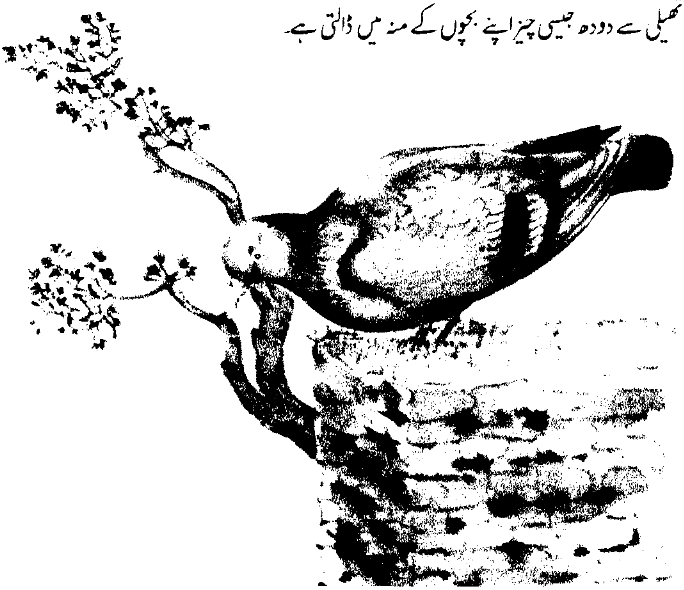

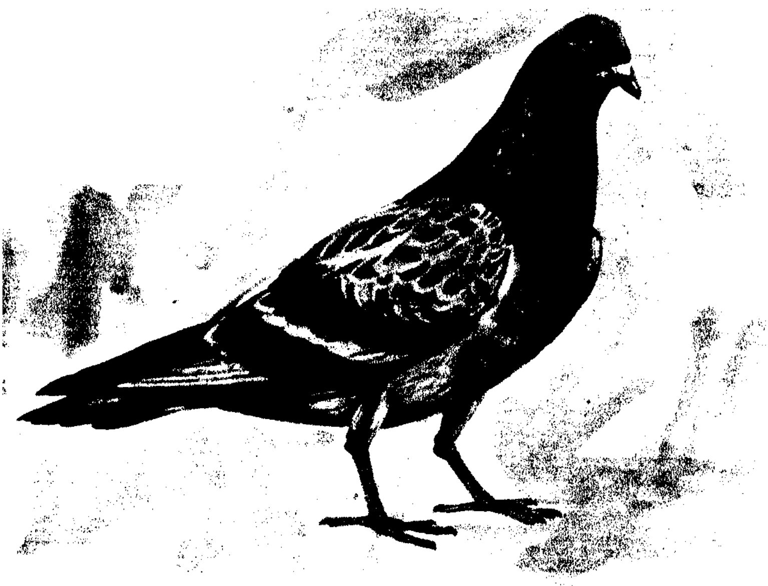

فاختہ (Dove)

فاختہ دیکھنے میں کبوتر جیسی ہی ہوتی ہے مگر کبوتر سے کچھ چھوٹی ہوتی ہے اور اس کا رنگ بھی کبوتر سے مختلف ہوتا ہے۔

ہندوستان میں تین قسم کی فاختائیں پائی جاتی ہیں۔ چھلّے والی فاختہ یا (رنگ ڈوو)۔ اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اس کی گردن پر پیچھے کی طرف ایک کالا چھلّے جیسا نشان ہوتا ہے۔

چتی دار فاختہ (اسپوٹیڈ ڈوو) سرمئی اور گلابی پن لیے اس فاختہ کی گردن کے اوپر شطرنج کے خانوں جیسے کالے سفید دھبّے ہوتے ہیں۔

بھوری فاختہ، یہ فاختہ باقی دونوں سے کچھ چھوٹی ہوتی ہے اور شرمیلی بھی۔ یہ اوپر سے گہری بھوری اور نیچے سے گلابی پن لئے ہوئے ہلکی بھوری ہوتی ہے۔ سب فاختائیں کبوتر جیسے انڈے دیتی ہیں اور اسی قسم کے گھونسلے بناتی ہیں۔ فاختہ کیونکہ بہت سیدھی سادی اور بڑی نیک سی چڑیا ہے اس لئے لوگوں نے اسے امن کا نشان مانا ہے۔

بھینا (چل چل) (Common Babbler)

ہمیشہ 6 یا 7 چیڑیاں نظر آنے کی وجہ سے انھیں سات بہنیں بھی کہا جاتا ہے۔ یہ انسانی آبادی کے آس پاس گھروں، میدانوں اور جھاڑیوں میں چیں چیں کرتی شور مچاتی، مٹی سے دانے اور کیڑے مکوڑے چگتی اکثر نظر آجاتی ہیں۔ یہ جھاڑیوں سے چھوٹے چھوٹے پھل بھی چنتی ہیں اور پھولوں کا رس بھی پیتی ہیں۔

بھینا کا رنگ پھینکا بھورا ہوتا ہے اور پیٹھ پر گہرے کتھئی دھبے ہوتے ہیں ان کی دم خاصی لمبی اور بے ڈھنگی سی ہوتی ہے۔

بھینا اپنا گھونسلا سوکھی گھاس پھونس اور جڑوں سے جھاڑیوں میں زمین سے زیادہ سے زیادہ 4 یا 5 فٹ اوپر بناتی ہے۔ اس کے گھونسلے کی شکل کٹورے جیسی ہوتی ہے جس میں مادہ عام طور پر مارچ اور جولائی کے دوران تین یا چار چمکدار فیروزی رنگ کے انڈے دیتی ہے۔

بھینا سب سے زیادہ شور مچانے والی چڑیا ہے اور ہمیشہ 6 یا 7 چڑیاں بے ترتیبی اور بے چینی سے پھدکتی رہتی ہیں، مگر رہتی ہمیشہ ساتھ ساتھ ہیں اور خطرے کے وقت ایک دوسرے کی حفاظت اور مدد بھی کرتی ہیں، یہاں تک کہ یہ انڈے بھی ساتھ ساتھ دیتی ہیں اور بچوں کی دیکھ بھال بھی ساتھ ساتھ مل جل کر کرتی ہیں۔

گھریلو مرغ (Domestic Fowl)

جنگلی مرغ کو انسان نے ہزاروں سال پہلے ہی پالنا شروع کر دیا تھا اور آج تک یہ انسان کی سب سے پسندیدہ غذا ہے۔

مرغ کو کون نہیں جانتا۔ اس کی شاندار لال کلغی، لمبی خم دار رنگ برنگی دم، لال لال لٹکی ہوئی داڑھی جیسی کھال اور صبح سویرے اس کی اذان (بانگ)۔

مرغی، مرغے جیسی شاندار نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کی کلغی اور لٹکی لال کھال دونوں چھوٹے ہوتے ہیں اور دم بھی رنگ برنگی نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی مرغا مرغی دونوں صرف ایک رنگ کے ہوتے ہیں۔ اکثر کالے یا سفید مگر مرغا ہمیشہ زیادہ شاندار ہوتا ہے۔

مرغی ملائم گھاس یا بھوسے میں ہر روز ایک انڈا دیتی ہے۔ پورے ہفتہ انڈا دینے کے بعد ایک دودن کے وقفہ کے بعد پھر انڈے دینے لگتی ہے اور اگر انڈے نہ ہٹائے جائیں تب بھی وہ انڈے دیتی رہتی ہے، اس وقت تک جب تک اس کے گھونسلے (یا دڑبے) میں 10 یا 12 انڈے نہ جمع ہوجائیں۔ اس کے بعد وہ ان انڈوں پر بیٹھ جاتی ہے اور ان انڈوں میں سے چوزے نکل آتے ہیں۔
مرغا اور مرغی اناج اور کیڑے مکوڑے کھاتے ہیں۔

گھریلو بطخ (Domestic Duck)

مرغے مرغی کی طرح بطخ بھی انسان کا پسندیدہ پرندہ ہے۔ اسی لئے وہ اسے پالتا ہے۔ تالابوں، جھیلوں، ندی نالوں میں سفید بطخیں اکثر نظر آجاتی ہیں۔

مرغے کی طرح نر بطخ بھی اپنی مادہ کے مقابلے میں زیادہ شاندار ہوتا ہے۔ بطخیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اور ان کے رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں۔ گھریلو بطخ زیادہ تر سفید یا ہلکے بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ نر بطخ کے سفید پروں پر کچھ ہرے اور نیلے رنگ کے نشان ہوتے ہیں۔ بطخ کی چونچ چپٹی اور مضبوط ہوتی ہے جس سے یہ کیڑے مکوڑے، چھوٹی مچھلیاں اور پانی کے چھوٹے پودے اکھاڑ کر کھاتی ہے۔ بطخ کے پنجوں کی ساری انگلیاں ایک پتلی سی جھلی سے جڑی ہوتی ہیں۔ جس سے اسے تیرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

مادہ بطخ تالاب کے کنارے کی گھاس پھونس میں زمین پر بنائے ہوئے اپنے گھونسلوں میں انڈے دیتی ہے۔ انڈوں کا رنگ ہلکا نیلا ہوتا ہے۔

توتا
(Rose_Ringed Parakeet)

گہرے چمکیلے رنگ اور گردن میں لال رنگ کا ہار جیسا چھلا لئے توتے کو کون نہیں جانتا۔ آم، امرود کے باغوں میں ٹیں ٹیں کرتے توتوں کے جھنڈ ہندوستانی گاؤں کا ایک عام نظارہ ہیں۔

صرف نر توتے کی گردن میں لال یا کالے رنگ کا چھلا ہوتا ہے۔ مگر لال رنگ کی چونچ، نر اور مادہ دونوں کی، نوکیلی اور مضبوط ہوتی ہے۔ توتے پھل تو کھاتے ہی ہیں اس کے علاوہ اناج بھی ان کی غذا میں شامل ہے۔ توتا پھلوں کو نقصان بھی پہنچاتا ہے کیونکہ یہ اچھے پکے ہوئے پھلوں کو آدھا کتر کر یا کھاکر چھوڑ جاتا ہے اور کھاتا کم ہے بربادی زیادہ کرتا ہے۔

دیواروں اور پیڑوں کے سوراخوں میں مادہ فروری اور اپریل میں 4 سے 6 بالکل گول سفید رنگ کے انڈے دیتی ہے۔ انڈوں کی دیکھ بھال نر اور مادہ دونوں مل کر کرتے ہیں۔

مور (Peacock)

ہندوستان کا قومی پرندہ مور سچ مچ ایک بہت خوبصورت اور شاندار پرندہ ہے۔ رنگ برنگی خوبصورت لمبی دم اس وقت کتنی اچھی لگتی ہے جب یہ اسے ایک پنکھے کی طرح پھیلا کر ناچتا ہے۔ ان کی دم تقریباً 4 فٹ لمبی ہوتی ہے جس کے پنکھ ہرے رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کے بیچ میں نیلے رنگ کی ایک خوبصورت آنکھ جیسی شکل بنی ہوتی ہے جو چاروں طرف ایک سنہرے سے چھلّے سے گھری ہوتی ہے۔ ہریالی لیے نیلے رنگ کے اس پرندے کے سر پر ایک تاج بھی بنا ہوتا ہے۔

مور کے مقابلے میں مورنی کی دم بہت چھوٹی ہوتی ہے اور اس کے پر بھی مور جیسے خوبصورت نہیں ہوتے۔ اس کا رنگ بھی مور کے ہرے۔ نیلے سے الگ کچھ بھورا پن لئے ہوئے ہوتا ہے۔

مورنی جھاڑیوں کے نیچے زمین پر اپنے مضبوط پیروں سے ایک گڈھا سا کھود کر اس میں کچھ سوکھی ٹہنیاں رکھ کر ایک بھدا سا گھونسلا بنالیتی ہے جس میں جنوری اور اکتوبر کے دوران یہ 3 سے 5 مٹ میلے سفید رنگ کے انڈے دیتی ہے۔

مور اناج، پودوں کی نرم شاخیں، کیڑے مکوڑے، چھپکلی، یہاں تک کہ سانپ بچھو سب کھاجاتا ہے۔ مور انسانی بستیوں کے پاس بھی اپنا بسیرا کرتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو آسانی سے پال بھی لیتے ہیں۔

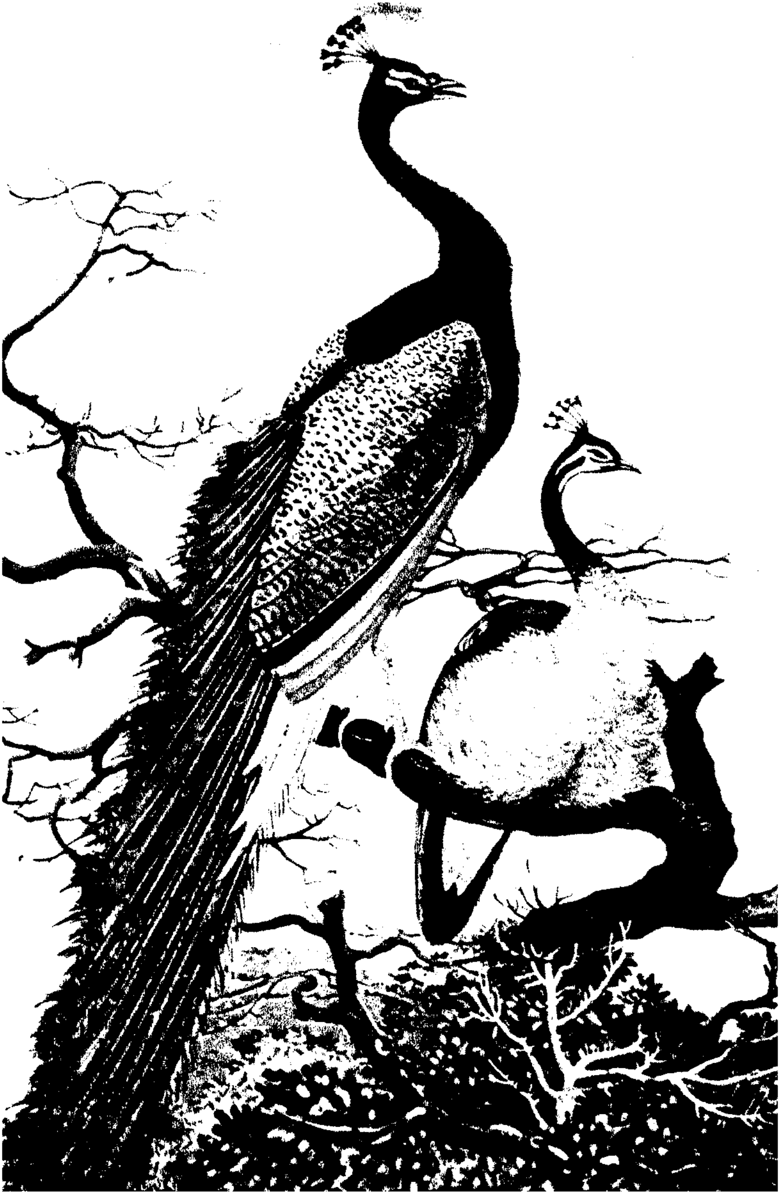

(Hoopoe) ہدہد

ہدہد ہلکے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور منہ اور دم پر سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور اس کے سر پر بھی کچھ پر ہوتے ہیں جو کھل کر پنکھے جیسی شکل بنالیتے ہیں۔

ہدہد کی چونچ کچھ مڑی ہوئی مگر مضبوط ہوتی ہے. جس کی مدد سے وہ زمین سے کیڑے مکوڑے چن کر کھاتا ہے۔

کسی دیوار یا پیڑ کے سوراخ میں مادہ ہدہد 5 یا 6 انڈے دیتی ہے۔ پہلے مادہ ہدہد اس جگہ پر گھاس پھونس اور کچرے کی ایک تہہ لگا دیتی ہے جس کی وجہ سے اس جگہ سے بہت بدبو آتی ہے۔ مادہ اس وقت تک اپنے گھونسلے سے باہر نہیں نکلتی جب تک انڈوں میں سے بچے نہ نکل آئیں۔ اس دوران نر مادہ کو بھی کھانا لاکر دیتا ہے۔

گھگو
(Great Horned Owl)

گھگو (الو) دن بھر گھنی جھاڑیوں میں دبکا رہتا ہے اور صرف رات کو باہر نکلتا ہے۔

یہ الو اوپر سے گہرے کتھئی رنگ کا ہوتا ہے اور نیچے سے بھورا۔ اس کے سر پر دونوں طرف بڑے بڑے بالوں کے لچھے سے ہوتے ہیں جو بالکل کان یا سینگ جیسے کھڑے ہوئے لگتے ہیں۔ ان سینگ جیسے پروں کی وجہ سے ہی یہ الو سینگ والا الو کہلاتا ہے۔ یہ اپنی بڑی بڑی گول آنکھوں کی مدد سے رات کے اندھیرے میں بھی آسانی سے دیکھ لیتا ہے۔

سینگ والا الو چوہے، چھچھوندر، کیکڑے، مچھلی اور بہت سے چھوٹے موٹے جانور سب کھا جاتا ہے۔

کسی اونچے درخت کے تنے، چٹان یا ٹیلے کی کسی خالی جگہ پر یہ اپنا گھونسلا بنا لیتا ہے۔ خاص طور پر یہ گاؤں کے آس پاس ملتا ہے۔ مادہ الو نومبر سے مارچ تک میلے سفید رنگ کے 3 یا 4 انڈے دیتی ہے۔

کویل (Koel)

کویل ہندوستانی پرندوں میں اپنی سریلی آواز .... کو، کو، کو، کی وجہ سے بہت مشہور ہے اور شاعروں کا پسندیدہ پرندہ ہے۔ بہار کا موسم آیا اور صبح سے لے کر شام تک کویل کی کو۔کو۔ سنائی دینے لگی۔ جہاں سردی شروع ہوئی اور کوئل کی آواز غائب... اس لئے کہ سردی شروع ہوتے ہی یہ گرم مقامات کی طرف اڑجاتی ہے۔

کویل کی ایک سب سے عجیب بات یہ ہے کہ یہ کبھی اپنا گھونسلا نہیں بناتی۔ اپریل سے اگست کے دوران مادہ کویل کوے کے گھونسلے کی تلاش میں رہتی ہے اور موقع پاتے ہی وہاں انڈے دے دیتی ہے اور کوی بیچاری اس لئے دھوکا کھاجاتی ہے کہ کویل کے انڈے بھی کوے کے انڈے جیسے پھیکے سرمئی رنگ کے ہوتے ہیں اور ان پر پڑے ہوئے بھورے دھبے بھی بالکل ایک جیسے لگتے ہیں۔ کوی نہ صرف کویل کے بچے نکالتی ہے بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ ان کے منہ میں بھی دانا ڈالتی ہے۔

نرکویل چمکدار کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اس کی آنکھوں کے چاروں طرف پیلے ہرے رنگ کا ایک چھلا سا بنا ہوتا ہے۔ مادہ کویل اپنے نر سے بالکل مختلف ہلکے بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور اس کے جسم پر سفید دھاریاں اور دھبے ہوتے ہیں۔

کویل کو بڑے بڑے خوب گھنے پیڑوں پر رہنا پسند ہے۔ ہندوستان میں ہر جگہ کویل نظر آجاتی ہے۔

کویل غذا پھل کیڑے مکوڑے، خاص طور پر کیٹرپلر ہوتے ہیں۔

بیا (Weaver_Bird)

بیا، پیڑوں سے لٹکے بوتل کی شکل کے اپنے گھونسلوں کی وجہ سے جانی جاتی ہے۔ یہ گھونسلے نر بیا گھاس پھونس کو بن کر بڑی مہارت سے بناتا ہے۔ تال تالابوں کے کنارے لگے پیڑوں کی پانی کے اوپر جھکی ہوئی شاخوں پر بہت سارے بیا کے گھونسلے اکثر نظر آجاتے ہیں۔

بیا کئی ماداؤں کو ساتھ رکھتا ہے اور ان کے ساتھ مل کر گھونسلا بناتا ہے۔ مئی یا ستمبر کے مہینوں میں جیسے ہی گھونسلا تیار ہوجاتا ہے ایک مادہ اس کے اندر جاکر رہنے لگتی ہے اور 2 سے 4 سفید انڈے دیتی ہے۔

ایک نظر میں بیا گوریا جیسی نظر آتی ہے۔ سوائے اس وقت کے جب وہ انڈے دینے والی ہوتی ہے۔ نر بیا سامنے سے پیلا ہوتا ہے اور اس کے سر کے دونوں طرف بھورے کالے نشان ہوتے ہیں۔

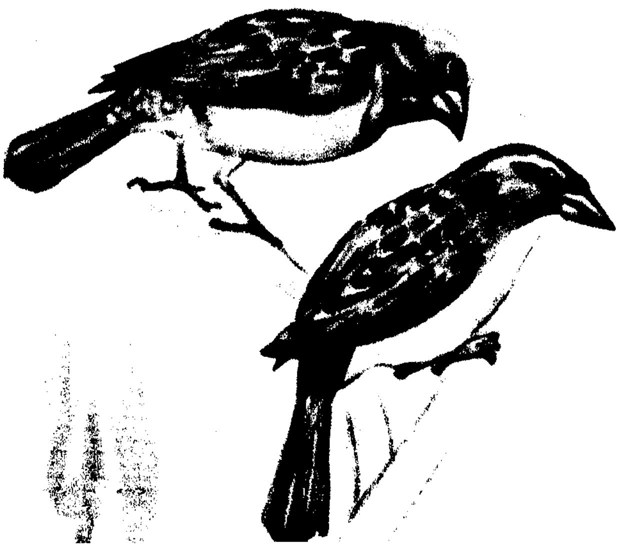

کُھٹ بڑھئی (Golden Backed Woodpecker)

سنہری پیٹھ والی خوبصورت کُھٹ بڑھئی کے سامنے سینے پر پیلے اور کالے نشان اور سر کے دونوں طرف پروں پر کالے اور سفید نشان ہوتے ہیں۔ نر مادہ دونوں کی دموں کے پر کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔

نر کھٹ بڑھئی کے سر پر ایک لال نشان ہوتا ہے اور لال رنگ کی کلغی جبکہ مادہ کے صرف لال رنگ کی کلغی ہوتی ہے۔

کھٹ بڑھئی کی چونچ لمبی، نوکیلی اور مضبوط ہوتی جس سے یہ پیڑ کے تنوں میں سوراخ بناتا ہے اور پھر اپنی لمبی چپ چپی زبان اس سوراخ میں ڈال کر تنے کے اندر سے کیڑے مکوڑے نکال کر کھاتا ہے۔

پیڑوں کے آس پاس اور تنوں پر گھومتے ہوئے موٹے موٹے چیونٹے کھٹ بڑھئی کا پسندیدہ کھانا ہیں۔ کبھی کبھی یہ پھل بھی کھا لیتا ہے۔

مارچ سے اگست کے دوران پیڑ کے تنوں میں بنائے سوراخوں میں بغیر کوئی گھونسلا بنائے مادہ تین چمکتے ہوئے سفید انڈے دیتی ہے۔

پیلک (Golden Oriole)

گھنے جنگل کے اندر خوبصورت پیلک اکیلا یا جوڑے میں پھدکتا بہت بھلا لگتا ہے۔ نر پیلک کا رنگ سنہرا پیلا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے قسم کے پیلک کی گردن، سر اور سینہ سب کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔

پیلک کا گھونسلا کٹورے کی شکل کا ہوتا ہے جسے یہ بہت سلیقے سے مکڑی کے جالے کی مدد سے گھاس پھونس کو باندھ کر بُنتی ہے۔ اونچے پیڑوں کی اونچی شاخوں کے درمیان مادہ پیلک اپریل اور جولائی مہینوں کے درمیان 2 یا 3 سفید رنگ کے انڈے دیتی ہے۔ سفید رنگ کے ان انڈوں پر کالے بھورے رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ اس کی پسندیدہ غذا کیڑے مکوڑے اور پھل ہیں۔

میگ پائی (Blue Magpie)

میگ پائی ویسے تو ایک چھوٹی سی چڑیا ہے مگر اس کی دم بہت لمبی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی 16۔ 17 انچ سے بھی زیادہ۔ نیلے رنگ کی اسکی دم کے کنارے سفید ہوتے ہیں۔ میگ پائی کا سر کالا ہوتا ہے۔ اور دونوں طرف کے پروں پر بھی کچھ کالی کالی پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ میگ پائی کی پیٹھ نیلی بینگنی ہوتی ہے اور پیٹ سرمئی سفید رنگ کا۔ کچھ میگ پائی چڑیوں کی چونچ پیلے رنگ کی ہوتی ہے اور کچھ کی لال۔

ویسے تو یہ چڑیا پھل اور کیڑے مکوڑے کھاتی ہے مگر کبھی کبھی اس کو دوسری چڑیوں کے گھونسلوں سے انڈے اور بچے چراتے بھی دیکھا گیا ہے۔

میگ پائی اپنا گھونسلہ سوکھی پتیوں اور گھاس پھونس سے بناتی ہے جس کی شکل ایک کم گہرے کٹورے جیسی ہوتی ہے۔ مادہ میگ پائی اپریل اور جون کے دوران پتھر کے رنگ کے پانچ یا چھ انڈے دیتی ہے۔

مہوکا / کوکا (Crow Pheasant)

مہوکا ایک کالے رنگ کی چیڑیا ہے، جس کے پر کتھئی رنگ کے ہوتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں میں کودتی پھدکتی یہ چڑیا کبھی کبھی اڑکر پیڑ پر بھی بیٹھ جاتی ہے ورنہ زیادہ تر تو یہ زمین اور جھاڑیوں کی جڑوں سے کیڑے مکوڑے چننے میں مست رہتی ہے۔ کبھی کبھی یہ چھپکلی، گرگٹ، چھوٹی چوہیا، چڑیوں کے انڈے اور بچے سب کھاجاتی ہے۔

مہوکا کانٹے دار جھاڑیوں میں یا کسی چھوٹے پیڑ کی نچلی شاخوں میں ایک اوبڑ کھابڑ بڑا سا گھونسلہ بناتی ہے۔ اس کی مادہ عام طور پر فروری اور ستمبر کے دوران 3 یا 4 مٹ میلے سفید رنگ کے انڈے دیتی ہے جن کی دیکھ بھال نر اور مادہ دونوں باری باری کرتے ہیں۔

کالا تیتر (Black Partridge)

کالا تیتر ایک گٹھی ہوئی، کچھ چھوٹے قد کی، لگ بھگ بے دم والی چیڑیا ہے۔ اس کے پروں پر سفید رنگ کی دھاریاں اور دھبے ہوتے ہیں۔ نر کالے تیتر کے گلے میں بھورے رنگ کے پروں کا ایک چھلّا سا نظر آتا ہے اور اس کی چونچ کے دونوں طرف سفید نشان ہوتے ہیں، مگر مادہ تیتر کی صرف پیٹھ پر بھورے رنگ کے پر ہوتے ہیں۔

کالے تیتر زمین سے زیادہ اوپر نہیں اڑ سکتے، اس لیے یہ جھاڑ جھنکاڑ اور چھوٹے قد کے پیڑوں اور کھیتوں کی باڑھوں کے آس پاس پھدکتے اور دانا چگتے نظر آتے ہیں۔ ان کی پسندیدہ غذا سفید چیونٹیاں، اناج اور چھوٹے پودوں کی ملائم جڑیں ہوتی ہیں۔ کسان ان تیتروں سے پریشان رہتے ہیں کیونکہ یہ اکثر فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

گنّے کے کھیتوں اور جھاڑیوں میں گڈھا کھود کر اور اس پر گھاس بچھاکر تیتر اپنا گھونسلا بنالیتا ہے جس میں مادہ اپریل اور جولائی کے درمیان بھورے رنگ کے چھ سے آٹھ انڈے دیتی ہے۔

کالے تیتر سے ملتے جلتے کچھ دوسرے تیتر بھی ہوتے ہیں۔ جیسے سرمئی تیتر جو لگ بھگ کالے تیتر جیسا ہی ہوتا ہے بس صرف اس کا رنگ بھورا پن لیے سرمئی سا ہوتا ہے اور اس کی پیٹھ پر بھورے رنگ کے دھبے ہوتے ہیں اور نیچے پیٹ پر ٹیڑھی میڑھی بھوری دھاریاں ہوتی ہیں۔

رنگین تیتر (پینٹیڈ پارٹرج) کالا۔ بھورا ہوتا ہے اور اس کا سر اور پر لال رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی مادہ کی گردن سفید ہوتی ہے۔ یہ تیتر پیڑوں پر بھی دکھائی دے جاتا ہے۔

مرغوں کی لڑائی (مرغ بازی) کی طرح ہندوستان میں اب بھی بہت سی جگہوں پر تیتروں کی لڑائی (تیتر بازی) ایک پسندیدہ کھیل ہے۔ حالانکہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ انسان اپنی تفریح کے لیے معصوم جانوروں یا چڑیوں کو لڑائے۔ ویسے ان لڑائیوں میں صرف سرمئی تیتر ہی لڑائے جاتے ہیں۔

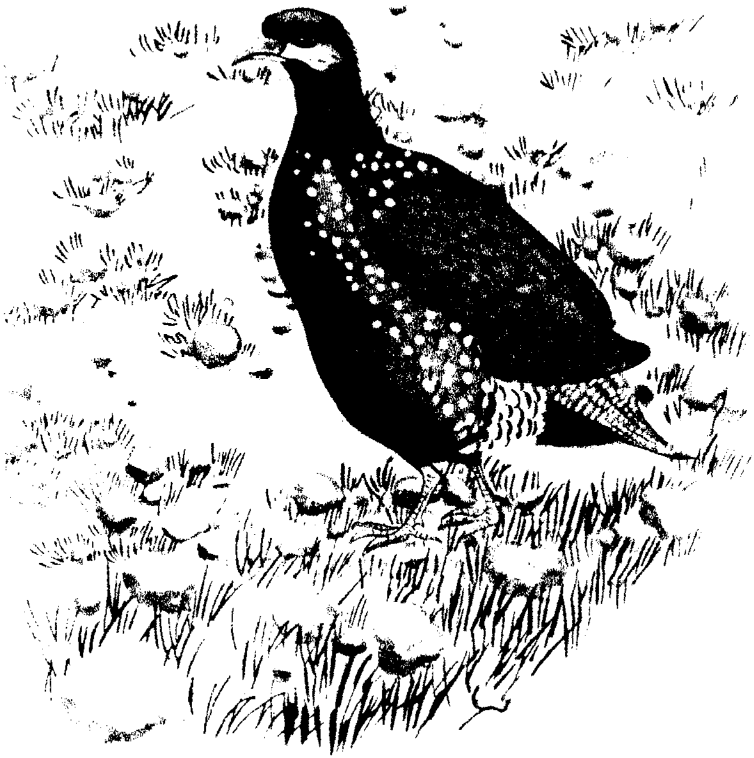

ڈرونگو (Racket_Tailed Drongo)

بالکل کالے رنگ کی چڑیاں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان میں سے یہ ریکٹ ٹیلڈ ڈرونگو، صرف پوری کی پوری کالی ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے سر پر ایک کالا تاج سا بھی ہوتا ہے۔ اس کے پورے جسم سے بھی اس کی لمبی دم دو حصوں میں ادھر ادھر بٹ جاتی ہے اور ان دو حصوں کے آخر میں اور آگے دو لمبے لمبے تار جیسے پتلے پر اس کی دم کو اور بھی لمبا کر دیتے ہیں۔ یہ پتلے پر آگے بڑھ کر اور بھی چوڑے ہو جاتے ہیں۔

ڈورنگو ترائی کے جنگلوں میں رہتی ہے اور انسانی آبادی کے پاس کم ہی جاتی ہے۔ بہت سی چڑیاں ایک ساتھ رہتی ہیں اور کافی شور مچاتی ہیں۔ ڈرونگو دوسری چڑیوں کی نقل اتارنے کی وجہ سے بھی کافی مشہور ہے۔

اس کی پسندیدہ غذا بھُنگے، بڑے کیڑے تو ہیں ہی، یہ پھولوں کا رس چوسنا بھی پسند کرتی ہے۔

مادہ ڈرونگو مارچ اور جون کے دوران تین یا چار انڈے دیتی ہے جن کا رنگ دودھیا سفید ہوتا ہے اور ان پر کتھئی چتیاں پڑی ہوتی ہیں۔ ڈرونگو اپنا کافی گہرا گھونسلا پتلی پتلی گھاس اور جڑوں سے بناتی ہے اور اپنے گھونسلے کو پیڑ کی شاخوں میں مکڑی کے جالے سے مضبوطی سے باندھ دیتی ہے۔

ایک اور طرح کی ڈرونگو بھی ہوتی ہے۔ اسے کالی ڈرونگو یا کنگ کرو، (شاہی کوا) بھی کہتے ہیں اس کی دم کچھ چھوٹی ہوتی ہے جو آخر میں دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔

دھنیش (Great Pied Hornbill)

دیکھنے میں شاندار، لمبی، موٹی، پیلی چونچ والے دھنیش کو آپ دور سے دیکھ کر ہی پہچان لیں گے۔ یہ ایک بڑا پرندہ ہے۔ اس کی دھنش، جیسی مضبوط چونچ کے چاروں طرف ایک پیلے رنگ کی ڈھال جیسی سخت چیز ہوتی ہے اور یہ بھی پیلی ہی ہوتی ہے۔

یہ کافی بھاری پرندہ ہے۔ اس کی پیٹھ کالی اور گردن سفید ہوتی ہے۔ اس کے پر لگ بھگ پورے کالے ہوتے ہیں سوائے آخری سروں کے، جہاں یہ ایک پتلی سی کالی کناری کے ساتھ سفید ہوجاتے ہیں۔

اس چڑیا کا گھونسلا بنانے کا طریقہ سب سے انوکھا ہے۔ مادہ چڑیا کسی پیڑ کے تنے کے سوراخ میں گھس جاتی ہے اور وہاں اپنی بیٹ اور نر کی لائی ہوئی مٹی کی مدد سے اپنے چاروں طرف ایک خول سا بنالیتی ہے۔ اس میں صرف ایک چھوٹا سا سوراخ چھوڑ دیا جاتا ہے جس سے نر اپنی مادہ کو غذا پہنچاتا رہتا ہے۔ مٹی کے اس گھونسلے میں وہ دو سے چار تک انڈے دیتی ہے اور اس وقت تک اندر ہی رہتی ہے جب تک انڈوں سے بچے نہ نکل آئیں اور کم سے کم پندرہ دن کے نہ ہوجائیں۔ اس کے بعد یہ اپنے مٹی کے گھونسلے کی دیوار توڑکر باہر آجاتی ہے۔ یہ اپنا گھونسلا مارچ اور جون کے درمیان بناتی ہے۔

دھنیش پھل، چوہے، چوہیاں، چھپکلی اور کبھی کبھی چھوٹی موٹی چڑیاں بھی، سب کچھ کھاجاتے ہیں۔

دھنیش کے پر بہت خوبصورت ہوتے ہیں اسی لیے ہندوستان کے بہت سے قبائلی لوگ انھیں خود کو سجانے کے کام میں بھی لاتے ہیں۔

بگلا (Grey Heron)

اصل میں بگلا ایک پانی کی چڑیا ہے مگر وہ تیر نہیں سکتی، پھر بھی اپنی لمبی لمبی ٹانگوں پر وہ کم گہرے تال تالابوں میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ ملے جلے بغیر یہ بہت بہت دیر تک پانی میں کھڑی اپنی مچھلی کے شکار کا انتظار کرتی رہتی ہے۔ کبھی کبھی تو انہیں بالکل اکیلے پانی میں کندھے لٹائے اونگھتے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

بگلا گدھ کی برابر ہوتا ہے۔ اس کے پیر پتلے اور لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ پیر اور پیٹھ سرمئی رنگ کی ہوتی ہے۔ مگر سر اور گردن سفید ہوتے ہیں۔ اس کی لمبی گردن انگریزی کے حرف (S) کی طرح مڑی تڑی ہوتی ہے۔ بگلے کی گردن پر کالی بندیوں کی ایک لمبی سی لکیر ہوتی ہے اور سر پر دو کالی پنکھڑیاں سی ہوتی ہیں۔ گردن کے سفید چھوٹے چھوٹے پر کچھ اوبڑ کھابڑ ہوتے ہیں اور ان میں کچھ کالے بھی نظر آتے ہیں۔

اپنے گھونسلے کے نام پر پیسڑ کے اوپری حصے پر یہ سوکھی ٹہنیوں کو اکٹھا کرکے ایک چبوترہ سا بنالیتی ہے جس کے بیچوں بیچ ایک گڈھا سا ہوتا ہے۔ ایک ہی پیسڑ پر کئی کئی بگلے گھونسلے بنالیتے ہیں۔

دوسری پانی کی چڑیوں کے ساتھ ساتھ مادہ بگلا بھی نومبر سے مارچ کے دوران تین سے چھ گہرے ہرے رنگ کے انڈے دیتی ہے۔

اڑان کے وقت بگلے اپنی لمبی گردن سکیڑ کر کندھوں کے اندر کرلیتے ہیں اور ان کی لمبی ٹانگیں سب سے پیچھے نظر آتی ہیں۔

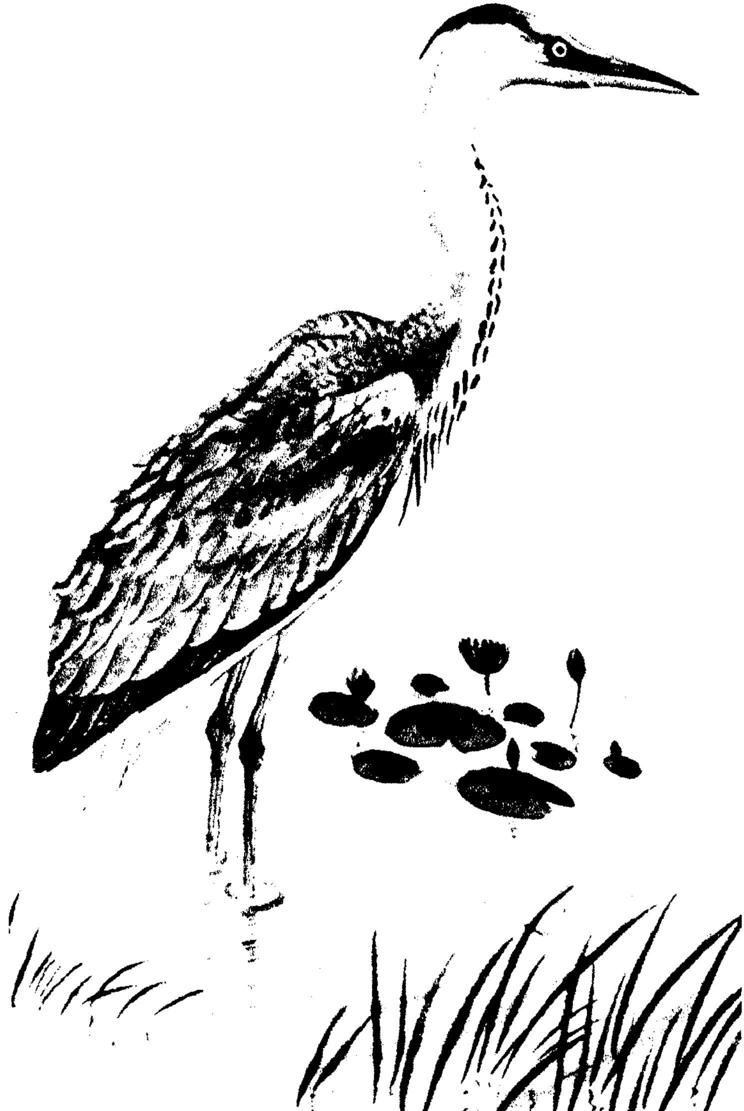

ٹری پائی (Tree Pie)

"ٹری پائی" کی دم میگ پائی کی دم جیسی ہی لمبی ہوتی ہے مگر خود چڑیا کا رنگ سرمئی۔ بھورا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے یہ دونوں چڑیاں ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہیں۔ ٹری پائی کا سر کالا اور گردن کتھئی ہوتی ہے۔ جسم کا نچلا حصہ سرخ اور کتھئی ہوتا ہے۔ دم سرمئی، سفید ہوتی ہے اور آخر میں اس کا سرا کالا ہو جاتا ہے۔

عادت اور اپنے رہن سہن میں ٹری پائی بھی دوسری پائی سے ملتی جلتی ہوتی ہے، مگر اس کا گھونسلا میگ پائی سے علیحدہ قسم کا ہوتا ہے، چونکہ یہ چبوترے جیسا گھونسلا بناتی ہے اس کے انڈے بھی رنگ برنگے ہوتے ہیں۔ اس کے انڈے نیلے پتھریلے رنگ سے گہرے کریم رنگ تک کے ہو جاتے ہیں۔ جن پر لال، بھورے بڑے بڑے دھبے بھی ہوتے ہیں۔

ایبس۔ سفید اور کالا (Ibis)

سفید ایبس کی گردن اور سر بالکل کالے اور گنجے ہوتے ہیں۔ اور باقی جسم بالکل بے داغ سفید، اور ٹانگیں کالی ہوتی ہیں۔ اس کی لمبی اور مضبوط چونچ آگے بڑھ کر نیچے کو مڑجاتی ہے۔ ایبس تال تالابوں کے کنارے کی کیچڑ اور دلدل میں اپنی لمبی چونچ سے مینڈک پکڑتی نظر آتی ہے۔ کالی ایبس کے پر کالے ہوتے ہیں مگر کندھوں پر ایک حصہ سفید پروں کا بھی ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں لال رنگ کی ہوتی ہیں اور سر پر لال رنگ کی تاج جیسی ایک کلغی ہوتی ہے۔

کالی اور سفید دونوں ایبس دونوں، دو سے چار انڈے دیتی ہیں۔ لیکن سفید ایبس کے انڈے نیلے یا ہرے مائل سفید ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ان پر ہلکے پیلے پیلے دھبے بھی نظر آتے ہیں جب کہ کالی ایبس کے انڈے چمک دار ہرے سے رنگ کے ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ان پر بھی بھورے بھورے نشان نظر آتے ہیں۔

ان کے گھونسلے چھوٹے چھوٹے چبوترے جیسے ہوتے ہیں جو یہ جھیلوں اور تالابوں کے پاس کی جھاڑیوں میں سوکھی ٹہنیوں سے بناتی ہیں۔ سفید ایبس جون سے اگست کے دوران اور کالی ایبس مئی سے اکتوبر کے درمیان گھونسلے بناکر انڈے دیتی ہیں۔

سفید بگلا (White Heron)

سفید بگلا جسے انگریزی میں (Large Egret) بھی کہتے ہیں کیچڑ اور دلدل والے علاقوں کی چڑیا ہے جس کا رنگ بالکل سفید ہوتا ہے مگر چونچ کالی۔ اس کی لمبی لمبی ٹانگیں بھی کالی ہوتی ہیں۔ مگر پنجے کالے اور پیلے۔ انڈے دینے کے زمانے میں نر بگلے کے سر پر ایک لمبا سا ڈھلکا ہوا سفید تاج سا نکل آتا ہے اور پیٹھ اور سینے پر باریک باریک لمبے پر نکل آتے ہیں۔

سفید بگلے کا گھونسلا گھاس پھونس اور سوکھی ٹہنیوں سے بنا ہوا ایک چبوترا سا ہوتا ہے جسے یہ دوسری چڑیوں کے گھونسلوں کے آس پاس ہی بناتی ہے۔

شمالی ہندوستان میں جولائی اور اگست کے درمیان اور جنوب میں نومبر سے فروری کے درمیان ان کا گھونسلے میں بیٹھ کر انڈے دینے کا زمانہ ہوتا ہے۔

کیڑے مکوڑے، مینڈک، چھپکلی گرگٹ وغیرہ سفید بگلے کی پسندیدہ غذا ہیں۔

مادہ چار ہلکے نیلے۔ ہرے رنگ کے انڈے دیتی ہے۔

سارس (Sarus)

سارس چار پانچ فٹ اونچی شاندار چڑیا ہے۔ اس کا رنگ سرمئی ہوتا ہے جب کہ سر اور گردن کا اوپری حصہ لال اور گنجا ہوتا ہے۔ اس کی لمبی سڈول ٹانگیں بھی لال ہوتی ہیں۔

سارس اناج، پیڑ پودوں کی ملائم ٹہنیاں، کیڑے مکوڑے اور رینگنے والے جانور۔۔۔ جیسے سانپ، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ سب کھالیتی ہے۔

یہ چڑیاں ہمیشہ جوڑے میں رہتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ ملن کے بعد ان کی جوڑی زندگی بھر ساتھ رہتی ہے۔

پانی سے بھرے میدانوں میں، پانی کے بیچ ابھرے حصوں میں سوکھی گھاس پھونس، دھان کی سوکھی پتیوں وغیرہ کی مدد سے یہ ایک اچھا خاصا بڑا گھونسلا بناتی ہے۔ مادہ سارس جولائی سے دسمبر کے دوران ہریالی لیے سفید یا گلابی سفید دو انڈے دیتی ہے۔ان پر اکثر بھورے بھورے دھبے بھی ہوتے ہیں۔

راج ہنس (Flamingo)

راج ہنس ایک بہت خوبصورت چڑیا ہے۔ اس سفید رنگ کی کوئی چار فٹ لمبی چڑیا کی گردن ہنس (سوان) جیسی ہوتی ہے اور اس کے خوبصورت گلابی پیروں کے کنارے کالے ہوتے ہیں۔ اس کے پیروں کا رنگ بھی گلابی ہوتا ہے۔ اس کی شوخ گلابی چونچ جو آگے بڑھ کر ایک دم نیچے کو مڑ جاتی ہے آگے سے کالی ہوتی ہے۔ اپنی بیچ میں سے مڑی ہوئی چونچ کی مدد سے راج ہنس مٹی اکھٹا کرتا ہے۔

اتھلے کھاری پانی میں کھڑے ہوکر راج ہنس اپنی گردن پانی میں ڈال کر ٹانگوں کے بیچ میں اپنی کھوپڑی الٹی کر دیتا ہے۔ پھر اپنی چونچ کے اوپری حصے سے وہ مٹی کھود کھود کر باہر اچھالتا ہے۔ پھر اس مٹی کو پھیلاکر اس میں سے چھوٹے چھوٹے بیج، کیڑے مکوڑے، کیچوے وغیرہ چن چن کر کھاتا ہے۔

راج ہنس کا گھونسلا 6 سے 12 انچ اونچا مٹی کا پیالا سا ہوتا ہے اور اوپر سے کھلا ہوتا ہے جہاں اس کی مادہ ہلکی سی نیلاہٹ لیے ہوئے ایک یا دو سفید انڈے دیتی ہے۔

جہاں راج ہنسوں کے بہت سے گھونسلے ہوتے ہیں اسے راج ہنس شہر (فلیمنگو سٹی) بھی کہا جاتا ہے۔ ایسے شہر، گجرات کے کچھ علاقوں میں کثرت سے ملتے ہیں۔

راج ہنس کے انڈے دینے اور گھونسلا بنانے کے سال میں دو زمانے ہوتے ہیں۔ ستمبر سے اکتوبر اور فروری سے اپریل تک۔

کلکلا۔ (کنگ فشر) (Common Kingfisher)

عام کنگ فشر ایک چھوٹا اور بڑا رنگین سا پرندہ ہے۔ یہ نیلا۔ ہرا ہوتا ہے اور اس کا نچلا حصہ سرمئی ہوتا ہے۔ کنگ فشر اپنی لال نوکیلی اور مضبوط چونچ کو مچھلی، چھوٹے مینڈک اور کیڑے مکوڑے پکڑنے میں بڑی مہارت سے استعمال کرتا ہے۔ وہ پانی پر آئی ہوئی کسی شاخ وغیرہ سے غوطہ لگاتا ہے اور شکار لے کر ہی نکلتا ہے۔

ندی کے کنارے یہ اپنے گھونسلے کے نام پر ایک لمبا سا بل کھود لیتا ہے جو آگے جاکر ایک چوڑے سے حصے میں بدل جاتا ہے۔ اسی بل میں گھس کر مادہ مارچ اور جون کے درمیان پانچ سے سات تک انڈے دیتی ہے۔

دوسرے قسم کے کنگ فشر لگ بھگ ایسے ہی ہوتے ہیں صرف رنگ روپ میں ذرا مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر "پائیڈ کنگ فشر" جسم میں ذرا بڑا ہوتا ہے اور اس پر کچھ کالے سفید دھبے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک اور کنگ فشر جس کا سینا سفید ہوتا ہے "وہائٹ بریسٹیڈ" (سفید سینے والا) کنگ فشر کہلاتا ہے۔

مرغابی (Brown_Headed Gull)

مرغابیاں کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں سمندر کے ساحلوں کے آس پاس جو عام طور پر پائی جاتی ہیں وہ بھورے سر والی مرغابیاں ہوتی ہیں۔

گرمیوں میں اس کا سر گہرا کتھئی یا کافی کے رنگ کا ہو جاتا ہے لیکن سردیوں میں یہ مٹیالا، سفید ہو جاتا ہے۔ اس کی پیٹھ سرمئی اور نچلا حصہ سفید ہوتا ہے۔

مرغابیاں ہندوستان میں گھونسلے نہیں بناتیں نہ انڈے دیتی ہیں۔ یہ عام طور پر ستمبر میں یہاں آتی ہیں اور اپریل کے آخر تک لوٹ جاتی ہیں۔

یہ پانی میں بہنے والی ہر چیز، یہاں تک کہ کوڑے کرکٹ تک کو کھا جاتی ہیں۔ یہ پانی پر سے اڑتے اڑتے بھی اپنی غذا اٹھا لیتی ہیں۔ اور پانی پر بہتے بہتے یہ آرام بھی کر لیتی ہیں۔

چیل (Kite)

چیل ایک گوشت کھانے والا پرندہ ہے۔ زندہ یا مردہ جانوروں کا گوشت اس کی پسندیدہ غذا ہے۔ ہندوستان میں تین قسم کی چیلیں پائی جاتی ہیں۔

عام چیل ۔ یہ بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور اس کی دم دو حصوں میں بٹی ہوئی ہوتی ہے۔ کوڑا، کچرا، کیڑے مکوڑے، کیچوے سب اس کا من پسند کھانا ہیں۔ انسانی آبادیوں کے پاس کوڑے دانوں اور ملبے اور کچرے کے ڈھیروں کے پاس یہ آپ کو اوپر آسمان میں چکر لگاتی نظر آجائیں گی۔

شہر یا گاؤں کے کسی بھی اونچے پیڑ پر ان کے بے ڈھنگے سے گھونسلے دیکھے جاسکتے ہیں۔ مادہ چیل ستمبر اور اپریل کے دوران گلابی، سفید رنگ کے دو سے چار تک انڈے دیتی ہے۔

برہمنی چیل ۔ لالی لیے ہوئے بھورے رنگ کی اس چیل کا سر، گردن اور سینا سب سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ ندی نالوں، دھان کے کھیتوں اور سمندر کے کناروں پر مچھلی، مینڈک، سانپ پکڑتی اور پانی سے ہر قسم کا کوڑا کرکٹ اٹھاتی نظر آتی ہے۔

یہ اپنا گھونسلا سوکھی ٹہنیوں پر ہرے پتے رکھ کر بناتی ہے اور دسمبر سے اپریل کے دوران سرمئی۔ سفید رنگ پر لال، بھورے دھبوں والے دو انڈے دیتی ہے۔

کالے پروں والی چیل ۔ اوپر سے سرمئی اور نیچے سے سفید رنگ کی یہ چیل باقی چیلوں سے بہت چھوٹی ہوتی ہے اور اس کی آنکھ کے اوپر ایک کالی لائن ہوتی ہے اور کندھوں پر کالے نشان۔ اس کی دم کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

اس چیل کو پیڑوں پر رہنا پسند ہے۔ یہ شام کے وقت کھانے کی تلاش میں نکلتی ہے۔ چوہے، چھپکلی، گرگٹ اور بڑے بڑے جھینگے یہ سب اپنے مضبوط پنجوں میں پکڑ کر لے اڑتی ہے اور سب کھاجاتی ہے۔

چھوٹے چھوٹے پیڑوں پر یہ اپنا اوبڑ کھابڑ گھونسلا بناتی ہے جس میں یہ پورے سال میں کسی بھی وقت تین یا چار پیلے سے سفید انڈے دیتی ہے۔ اس کے انڈوں پر بھورے رنگ کے بڑے بڑے دھبے بھی ہوتے ہیں۔

گدھ (Vulture)

گدھ کو اکثر آسمان کا کباڑی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پرندوں میں سب سے بھدی چڑیا کہی جاسکتی ہے، چونکہ اس کے سر، گردن اور ٹانگوں پر کہیں بھی بال نہیں ہوتے اور صرف لال رنگ کی ڈھیلی سی کھال لٹکی ہوتی ہے۔

گدھ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔

راجا گدھ، سب سے عام گدھ ہے۔ اس کی پیٹھ کالی ہوتی ہے اور ٹانگوں کے اوپری حصے اور گردن کے نچلے حصے سفید ہوتے ہیں۔ اسی طرح پروں کے اندر کی طرف بھی ایک حصہ سفید ہوتا ہے۔

حالانکہ سفید پیٹھ والے گدھوں اور سفید بھنگی گدھوں، (وھائٹ اسکیوینجر) کے مقابلے میں راجا گدھ تعداد میں کم ہوتے ہیں مگر یہ بھی اور گدھوں کے ساتھ کسی مرے ہوئے ڈھور کے چاروں طرف یا کسی مرتے ہوئے جانور کے انتظار میں اس کے آس پاس ہی پیڑ پر نظر ضرور آجاتے ہیں۔

راجا گدھ اور سفید پیٹھ والے گدھ کی مادہ ایک وقت میں صرف ایک ہی سفید انڈا دیتی ہے۔ ان کا گھونسلا پیڑ کی سب سے اونچی شاخوں پر بے ترتیبی سے چند سوکھی شاخوں کو ایک ساتھ رکھ کر بن جاتا ہے۔

سفید گدھ کی مادہ ایک بار میں دو انڈے دیتی ہے جن کا رنگ سفید ہوتا ہے اور کبھی کبھی بھوری، کالی چتیوں والا اینٹ جیسا لال بھی۔ یہ گدھ فروری اور اپریل کے درمیان اپنا گھونسلا کسی چٹان کے نیچے یا کسی تنے کے ٹھنٹھ پر بناتا ہے۔

رات کا بگلا (Night Heron)

یہ چڑیا صرف شام کے وقت ہی باہر نکلتی ہے کیونکہ یہ سارا دن پیڑوں کے جھنڈ میں پتوں میں چھپ کر آرام کرتی ہے۔ شام ہوتے ہی ایک ایک کرکے یہ چڑیاں تال، تالابوں، ندی، نالوں میں مچھلی، مینڈک اور دوسرے پانی کے جانور کھانے نکل جاتی ہیں۔

رات کے بگلے، کا رنگ اوپر سے راکھ جیسا سرمئی اور نیچے سے سفید ہوتا ہے۔ جب کہ اس کی پیٹھ اور سر دونوں کالے ہوتے ہیں۔ سر پر ایک لمبا کالا سفید تاج سا ہوتا ہے۔

پیڑ کی بہت اونچی شاخوں پر ان کے بہت سے گھونسلے ایک ساتھ ہوتے ہیں، اور ان کی مادہ اپریل اور ستمبر کے درمیان ہلکے کاہی، ہرے رنگ کے چار پانچ انڈے دیتی ہے۔

راجا لق لق (Adjutant Stork)

ہندوستان میں پائے جانے والے اسٹارک، کے خاندان کے پرندوں میں یہ پرندہ سب سے بڑا ہوتا ہے۔ جب کھڑا ہو تو یہ لگ بھگ چار فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کی لٹکی ہوئی لمبی پیلی چونچ اس کی سب سے خاص پہچان ہے اور اس کے سر اور گردن گنجے ہوتے ہیں۔

اس پرندے کا رنگ مٹ میلا سفید یا سرمئی سا ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی کالا بھی ہوتا ہے اور اس کی گردن میں جھلی کی ایک تھیلی سی لٹکی ہوئی ہوتی ہے۔

اس کا نام راجا، (یا ایڈجوٹنٹ) اس کی چال کے انداز کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اپنے خاندان کے دوسرے لق لقوں کے برخلاف یہ پرندہ مرے ہوئے جانوروں کا گوشت کھاتا ہے۔ لیکن یہ مینڈک، مچھلی اور زمین پر رینگنے والے جانور بھی کھالیتا ہے۔

چٹانوں پر یا بہت اونچے درختوں کی چوٹیوں پر یہ سوکھی شاخوں سے ایک بڑا چبوترا سا بنا لیتا ہے اور اس پر لق لق کی مادہ ایک وقت میں تین یا چار سفید انڈے دیتی ہے۔

راج ہنس (Painted Stork)

اسٹارک۔ نسل کی چڑیوں میں یہ سب سے خوبصورت چڑیا ہے۔ اس کی گردن سفید ہوتی ہے اور بھرے کالے نقشوں سے سجے ہوئے سفید پر۔ اس کے سینے پر بھی کالے پروں کی لہریں جیسی قطاریں ہوتی ہیں۔ بازوؤں اور کندھوں پر ہلکے گلابی رنگ کے پر ہوتے ہیں۔ اس کی پیلی سی لمبی چونچ ہوتی ہے جو آخر تک پہنچ کر کچھ نیچے کی طرف جھک جاتی ہے۔ اس کا سر پیلا ہوتا ہے مگر اس پر بال نہیں ہوتے۔

دوسرے اسٹارکس۔ کی طرح یہ پرندہ بھی اپنا زیادہ وقت ندی نالوں۔ تال تالابوں کے کنارے کھڑا اپنے شکار۔ مینڈک۔ مچھلی وغیرہ کے انتظار میں گزارتا ہے۔

یہ اپنا گھونسلا کسی پیڑ پر شاخوں کے بیچ میں کچھ سوکھی ٹہنیوں پر گھاس پھونس کا استر چڑھاکر ایک چبوترے کی شکل میں بناتا ہے۔ ایک پیڑ پر دس سے بیس راج ہنسوں کے جوڑے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اگست سے جنوری کے دوران مادہ راج ہنس ہلکے۔ سفید رنگ کے تین سے پانچ تک انڈے دیتی ہے۔